بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرض دے کر کچھ عرصہ کے لئے مفت رہائش حاصل کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مکان کے مالک کو 20 لاکھ روپے بطور قرض یا ایڈوانس دے کر 5 سال کے لیے بلا کرایہ رہائش حاصل کرنے کا معاہدہ کیا جا رہا ہے۔ مدت مکمل ہونے پر مالکِ مکان میرے 20 لاکھ روپے مجھے واپس لوٹا دے گا۔ کیا شریعت کی رو سے یہ طریقہ کار جائز ہے یا نہیں؟ براہِ کرم شریعت کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا مالک مکان کو قرض دینے کے عوض اس کے مکان میں بغیر کرائے کے رہائش رکھنا خالصتاً سودی معاملہ ہے جو کہ ناجائز وحرام ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ قرض پر فقط اضافی رقم لینا ہی سود نہیں ہوتا، بلکہ قرض کے عوض کسی بھی قسم کی مشروط منفعت حاصل کرنا بھی سود ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت آپ کا مالک مکان کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا شرعاً جائز نہیں۔

سود کی حرمت کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود۔ (پارہ 3، سورۃ البقرہ، آیت 275)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو نفع کھینچے، تو وہ سود ہے۔ (کنز العمال، ج 16، ص 238، مطبوعہ: بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "کل قرض جر نفعا حرام اي اذا كان مشروطا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو مشروط نفع لائے حرام ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب القرض، جلد 7، صفحہ 413، مطبوعہ: کوئٹہ)

مصنف عبدالرزاق میں ہے "عن ابن سيرين قال: جاء رجل إلى ابن مسعود فقال: إن رجلا رهنني فرسا فركبتها قال: ما أصبت من ظهرها فهو ربا" ترجمہ: ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی نے رہن کے طور پر گھوڑا مجھے دیا تھا، تو میں نے اس پر سواری کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو تم نے اس پر سواری کا نفع اٹھایا وہ سود ہے۔ (المصنف، کتاب البیوع، باب: ما يحل للمرتهن من الرهن، جلد 8، صفحہ 245، المجلس العلمي، الهند)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "بربنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقا سود و حرام ہے، حدیث میں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "کل قرض جر منفعة فهو ربا" رواہ الحارث فی مسندہ عن امیر المومنین المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ: جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ اس کو حارث نے اپنی مسند میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔۔۔ یعنی اگر قرض اس شرط پر دیا کہ نفع لیں گے، تو وہ نفع بربنائے قرض حرام ہوا۔۔۔۔۔۔ پھر شرط کی دو صورتیں ہیں: نصاً یعنی بالتصریح قرارداد انتفاع ہوجائے، اور عُرفاً کہ زبان سے کچھ نہ کہیں مگر بحکم رسم و رواج قرارداد معلوم اور داد و ستد خود ہی ماخوذ و مفہوم ہو ان دونوں صورتوں میں وہ نفع حرام و سُود ہے، فان المعهود کالمشروط لفظا۔ (اس لئے کہ جو عرف کے اعتبار سے معہود ہو، وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے لفظوں میں مشروط ہے)۔۔۔ جب یہ اصل کلی معلوم ہولی حکم مسئلہ واضح ہوگیا کہ اگر مکان وغیرہ شیئ مرہون سے مرتہن کا بذریعہ سکونت وغیرہ نفع لینا مشروط ہوچکا ہے جیساکہ دخلی رہن ناموں میں اس کی صاف تصریح ہوئی ہے جب تو اس کا صریح سُود حرام ہونا ظاہر، ورنہ غالب عرف وعادت رسم و رواج زمانہ صراحۃً حاکم ابنائے زمان اسی نفع کی غرض سے قرض دیتے ہیں اور لینے دینے والے سب بغیر ذکر اسے قرار یافتہ سمجھتے ہیں، اگر مرتہن جانے کہ مجھے انتفاع نہ ملے گا ہرگز عقد نہ کرے اور راہن بوجہ قرض دبا ہوا نہ ہو تو کبھی مجبوراً اجازت انتفاع نہ دے ولہذا مرتہن اس نفع و سود کو اپنا حق واجب جانتے ہیں اور راہن کو اس پر مجبور کرتے ہیں، تو یہ انتفاع اگرچہ لفظاً مشروط نہ ہو عرفاً بیشک مشروط و معہود ہے تو حکم مطلق حرمت و ممانعت ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 223، 225، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5272

تاریخ اجراء: 09 صفر المظفر 1448ھ/24 جولائی 2026ء